بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آریہ سماج اور مہاتما گاندھی

سوامی دیانند جی اور ہندو مذہب

حال ہی میں مہاتما گاندھی جی نے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق ایک مضمون لکھتے ہوئے آریہ سماج، اُسکے بانی سوامی دیانند جی کی تصنیف کردہ کتاب ستیارتھ پرکاش، سوامی شردہانند اور آریہ سماجیوں کے متعلق کچھ خیالات ظاہر کیے ہیں جنسے آریہ حلقوں میں سخت گھبراہٹ پیدا ہو رہی ہے۔ مہاتما جی نے جو کچھ آریہ سماج وغیرہ کے متعلق لکھا ہے۔ وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"سوامی شردہانند پر بے اعتمادی کیجاتی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ انکی تقریریں اکثر ناراضگی پیدا کر نیوالی ہوتی ہیں۔ لیکن وہ بھی ہندو مسلم اتحاد کے خواہاں ہیں۔ بدقسمتی سے انہیں اس امر کے امکان پر یقین ہے کہ وہ ہر ایک مسلمان کو آریہ بنا سکینگے شاید ٹھیک اسی طرح ہو کہ جس طرح اکثر مسلمان خیال کرتے ہیں کہ ایکدن تمام غیر مسلم اسلام قبول کرلیں گے شردہانند جی بیباک ہیں۔ انہوں نے اکیلے ہی مقدس گنگا کے کنارے پر ایک جنگل کو ایک شاندار رہائشی کالج بنا دیا تھا۔ انہیں اپنے آپ پر اور اپنے مشن پر وشواش ہے لیکن وہ جلد مزاج ہیں اور جلدی سے برہم مزاج ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے آریہ سماج کی روایات ورثہ میں حاصل کی ہیں۔"

میرے دل میں دیانند سرستی کے لیے بھاری عزت ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے ہندو دھرم کی بھاری سیوا کی ہے۔ انکی بہادری میں کوئی

شک و شبہ نہیں۔ لیکن اُنھوں نے اپنے دھرم کو تنگ بنا دیا ہے۔ میں نے آریہ سماجیوں کی بائیبل ستیارتھ پرکاش کو پڑھا ہے۔ جب میں یروداجیل میں آرام کر رہا تھا تو احباب نے اسکی تین کاپیاں بھیجی تھیں میں نے اتنے بڑے ریفارمر کی تصنیف کردہ اس سے زیادہ مایوس کن کتاب کوئی نہیں پڑھی۔ سوامی دیانند نے کیول ستیہ پر کھڑا ہونے کا دعوے کیا ہے۔ لیکن اُنھوں نے جانتے ہوئے جین دھرم - اسلام - عیسائیت اور خود ہندو دھرم کو غلط طور پر ظاہر کیا ہے۔ جس شخص کو ان مذاہب کا سرسری علم بھی ہے وہ بآسانی ان غلطیوں کو معلوم کر سکتا ہے کہ جن میں اس اعلیٰ ریفارمر کو ڈالا گیا ہے ؟

انھوں نے صفحۂ دنیا پر بُردبار اور آزاد مذاہب میں سے ایک کو تنگ بنانیکی کوشش کی ہے۔ اگرچہ وہ بت پرستی کے خلاف تھے۔ لیکن وہ ایک نہایت لطیف صورت میں بت پرستی کا بول بالا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ کیونکہ اُنھوں نے ویدوں کے الفاظ کی مورتی بنا دی ہے۔ اور ویدوں میں ہر ایک علم کو جو سائنس نے معلوم کیا ہے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری عاجزانہ رائے میں آریہ سماج ستیارتھ پرکاش کی تعلیمات کی خوبی کیوجہ سے ترقی نہیں کر رہا بلکہ اپنے بانی کے اعلیٰ کیریکٹر کی وجہ سے۔ آپ جہاں کہیں بھی آریہ سماجیوں کو پائینگے وہاں ہی زندگی اور سرگرمی موجود ہوگی تنگ نظری اور لڑائی عادت کی وجہ سے وہ یا تو دیگر مذاہب کے لوگوں سے لڑتے رہتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔

پھر تحریک شدھی کے متعلق خامہ فرسائی کرتے ہوئے مہاتما جی لکھتے ہیں :-

"جو بات ہندو اور مسلمانوں میں کشیدگی کو زندہ رکھ رہی ہے وہ وہ طریقہ ہے کہ جس میں شدھی یا تبدیل مذہب کی تحریک چلائی جا رہی ہے۔ میری رائے میں ہندو دھرم میں دوسروں کو ان معنوں میں اپنے مذہب میں ملانے کی کوئی بات نہیں ہے

جو عیسائیت یا اس سے کم درجہ اسلام میں سمجھے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں آریہ سماج نے اپنے پروپیگنڈا میں عیسائیوں کی نقل کی ہے۔ موجودہ طریقہ مجھے اپیل نہیں کرتا۔ اِسنے فائدے کی بجائے نقصان زیادہ کیا ہے۔ اگرچہ اِسے محض دل کا معاملہ اور ایسا معاملہ خیال کیا جاتا ہے جو پرماتما اور ایک شخص کے درمیان ہے تاہم یہ گر کر خود غرضانہ جذبے تک لیگیا ہے۔

...... آریہ سماجی اُپدیشک کو اتنی خوشی کبھی نہیں ہوتی۔ جتنی کہ دیگر مذاہب کی بدگوئی کرنے کے وقت ہوتی ہے"۔

"میرا ہندو جذبہ مجھے تبلاتا ہے کہ تمام مذاہب کم و بیش سچے ہیں۔ تمام ایک ہی پرماتما سے نکلے ہیں۔ لیکن تمام ناممکل ہیں کیونکہ یہ ناممکل انسانوں کی وساطت سے ہم تک پہنچے ہیں۔ اصلی تحریک شدھی یہ ہونی چاہیئے کہ ہر ایک مرد اور عورت اپنے اعتقاد کے مطابق بدرجہ تکمیل پہنچنے کی کوشش کرے۔ ایسی تجویز میں کیرکٹر ہی ادھار کسوٹی ہوگی۔ ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں جانے کی کیا ضرورت اگر اسکے یہ معنی نہیں ہوتے کہ ایک شخص اخلاقی طور پر بلند ہو۔ میرے لوگوں کو خدا کی سیوا کے لئے (کیونکہ اسکے سوائے شدھی یا تبلیغ کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے) دوسروں کو اپنے مذہب میں ملانے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے جبکہ وہ لوگ جو ہمارے مذہب میں ہیں ہر روز اپنے اعمال سے خدا کا انکار کرتے رہتے ہیں"۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ مہاتما جی کے اِن الفاظ پر میرے آریہ سماجی بھائی کیوں سیخ پا ہو رہے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ستیارتھ پرکاش ایک مایوس کن کتاب ہے۔ اور اسمیں جین دھرم اسلام، عیسائیت اور خود ہندو دھرم کو غلط طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور کیا یہ بھی سچ نہیں ہے کہ اکثر آریہ سماجی تنگ نظری اور لڑائی کی عادت کیوجہ سے دیگر مذاہب کے لوگوں سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ میری رائے میں تو مہاتما جی نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ کے متعلق جو الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ وہ نہایت نرم ہیں ورنہ ستیارتھ پرکاش ایک ایسی گمراہ کن کتاب ہے کہ جسمیں ہر ایک مذہب کے بانی کے متعلق نہایت

دریدہ دہنی سے کام لیا گیا ہے۔ جسپر ہر ایک حق پسند مطالعہ کرنیوالا نہایت پُر زور الفاظ میں نفرت اور حقارت کا اظہار کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

چونکہ آریہ سماجی اخبارات مہاتماجی کے مندرجہ بالا مضمون کے جواب میں یہ لکھ رہے ہیں کہ سوامی دیانند جی نے دیگر مذاہب کی تردید نہایت مہذبانہ الفاظ میں کی ہے۔ اسلیئے میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ سوامی جی نے ہندو مذہب کے متعلق دُرافشانی کی ہے اسمیں سے مشتے نمونہ از خروارے اس جگہ نقل کروں تاکہ قارئین کرام اس بات کا اندازہ لگا لیں کہ سوامی جی کسقدر مہذب انسان تھے۔ اور جب اُنہوں نے اسی مذہب کے متعلق جس میں اُنہوں نے پرورش پائی تھی ایسی دریدہ دہنی سے کام لیا ہے تو اسلام اور عیسائیت کے متعلق کیا کچھ نہ لکھا ہوگا

(۱) سب سے پہلے سوامی جی برہمنوں کی خبر لیتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"آجکل کے فرقہ بند اور خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے ہٹا کر اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔ اور اُنکے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اگر کھشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھکر صاحب علم ہو جاوینگے تو ہمارے گمراہ کرنیوالے جال سے چھوٹ کر اور ہماری چالاکی کو جانکر ہماری بیعزتی کرینگے۔" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۵

"برہمنوں نے سوچا کہ اپنی روزی کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ صلاح کر کے یہی ارادہ کر کھشتری وغیرہ کو اپدیش کرنے لگے کہ ہم ہی تمہارے معبود ہیں۔ بغیر ہماری خدمت کیئے تم کو سورگ یا مکتی نہ ملیگی بلکہ جو تم ہماری خدمت نہ کرو گے تو گھور نرگ میں پڑو گے جو جو پورے عالموں و دھرم پر چلنے والوں کا نام برہمن اور قابل قدر وید اور رشی منیوں کے شاستر میں لکھا تھا۔ انکو اپنے جیسے بیعقل، نفس پرست، فریبی، عیاش، اور مہیوں پر گھٹا بیٹھے۔ بھلا وہ سچے عالموں کے اوصاف ان جاہلوں پر کب گھٹ سکتے ہیں۔" ۔۔ صفحہ ۵۹۵

"جب کھشتری وغیرہ ورن تکرّے اندھے اور گانٹھ کے پورے یعنی اندرونی

+ اس ریکٹ میں ستیارتھ پرکاش کے جو حوالے دیئے گئے ہیں وہ ستیارتھ پرکاش کے اس مستند اردو ترجمے سے دیئے گئے ہیں جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ۱۹۰۸ء میں [illegible] ہوا تھا۔

علم کی آنکھ پھوٹی ہوئی اور جنکے پاس دولت کافی تھی۔ ایسے ایسے چیلے ملے تو پھر ان فضول برہمن نام والوں کو عیش و عشرت کا باغ مل گیا۔:...... جیسی اپنی خواہش ہوئی ویسا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ "ہم بھودیو ہیں" ہماری خدمت کے بدون دیولوک کسی کو نہیں مل سکتا۔ ان سے پوچھنا چاہیے کہ تم کس لوک میں جاؤ گے۔ تمہارے کام کو تھور نرک بھوگنے کے ہیں۔ کیڑے مکوڑے پتنگا وغیرہ بنو گے" صفحہ ۳۶۶۔

"تم برہمن نہیں ہو بلکہ پوپ ہو...... دوسرا زبردستی سے دوسرے کو ٹھگ کر اپنا مطلب نکالنے والے کو پوپ کہتے ہیں" صفحہ ۳۶۶۔

"پھر وے پوپ لوگ اپنی اور اپنے پاؤں کی پوجا کرانے اور کہنے لگے کہ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ جب یہ لوگ انکے بس میں ہو گئے تب غفلت اور نفس پرستی میں غرق ہو کر گڈریے کی مانند جھوٹے گرو بنکر چیلے پھنسانے لگے۔ علم، طاقت، عقل، ہمت، بہادری، شجاعت وغیرہ نیک اوصاف سب برباد ہوتے گئے۔ پھر جب نفس پرستی میں ڈوبے تو گوشت، شراب کا استعمال چھپ چھپ کر کرنے لگے پھر انہی میں سے ایک **وام مارگ** مت قائم ہو گیا" صفحہ ۳۶۹

"دیکھئے ان گیر گنڈ پوپوں کی لیلا" (برہمنوں کی لیلا) صفحہ ۳۷۰۔

یہ تو ہوا برہمنوں کے متعلق۔ اب سوامی جی پجاریوں وغیرہ کے متعلق یوں رقمطراز ہیں :-

"ایسی بت پرستی وغیرہ برے کاموں ہی سے آریہ ورت میں نکمے پجاری بھکاری سست، کم ہمت، کروڑوں آدمی ہو گئے ہیں۔ سارے جہان میں جہالت انہوں نے ہی پھیلائی ہے۔ جھوٹ، فریب بھی بہت سا پھیلا ہے" صفحہ ۴۱۵

(۲) مفسرین وید کے بارے میں لکھتے ہیں :-

"ان برہمنوں نے مُردے کا کریا کرم اپنی روزی کی خاطر جاری کیا ہوا ہے۔ پس چونکہ وہ ویدوں کے مطابق نہیں۔ اسلیے بیشک قابل تردید ہے۔

(۷) اب کہئے اگر چارواک وغیرہ نے وید وغیرہ سچے شاستر دیکھے سنے پڑھے ہوتے تو کبھی اسطرح ویدوں کی مذمت نہ کرتے کہ وید بھانڈ۔ دھورت اور نشاچر جیسے

آدمیوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ ایسی بات ہرگز منہ سے نہ نکالتے۔ البتہ مہیدھر وغیرہ ٹیکا کار (شارحان) بھانڈ، دھورت اور نشاچر تھے۔ یہ انکی مکاری ہے ویدوں کا قصور نہیں۔" صفحہ ۵۲۰۔

(۳) پھر سوامی جی مورتی پوجا کا تمسخر آمیز لہجہ میں کھنڈن کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔
"اس لیئے پتھر وغیرہ کے بت بنا اُنکے آگے مذرانہ دھر گھنٹہ کی آواز ٹن ٹن پوں پوں اور شنکھ بجا شور مچا اُنکو انگوٹھا دکھلانے لگے۔ جیسے کوئی کسی کو چھلے یا چڑاوے کر تو گھنٹے اور انگوٹھا دکھلاوے۔ اسکے آگے سے سب چیزیں لیکر آپ بھوگے۔ ویسے ہی لیلا اُن پجاریوں یعنی پوجا معنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک، چلک چھلک بتوں کو بنا ٹھنا۔ آپ ٹھگوں کی مانند بن ٹھن کے بیچارے بیوقوف غریبوں کا مال اُڑاکر موج کرتے ہیں۔" صفحہ ۴۱۴

(۴) سوامی جی نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دوسری جگہ منڈ، اوتاروں، مندروں اور مورتیوں کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:۔
"جب پوپ جی (برہمن) اپنے چیلوں کو جینیوں سے بچنے لگے اور تب بھی وہ مندروں میں جانے سے نہ رک سکے اور جینیوں کی کتھا میں بھی لوگ جانے لگے جینیوں کے پوپ اُن پرانیوں کے پوپوں کے چیلوں کو بہکانے لگے۔ تب پرانیوں نے سوچا کہ اسکی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔ نہیں تو اپنے چیلے جینی ہو جائینگے۔ پھر پوپوں نے یہی صلاح کی کہ جینیوں کی مانند اپنے بھی اوتار، مندر، مورتی اور کتھا کی کتابیں بنا دیں۔ ان لوگوں نے جینیوں کے چوبیس تیرتھنکروں کی مانند چوبیس اوتار مندر اور مورت بنائے اور جیسے جینیوں کے آد اور اُتر پران وغیرہ ہیں۔ ویسے ہی اٹھارہ پران بنانے لگے۔" صفحہ ۳۹۲۔

(۵) ہندوؤں کی متبرک کتابوں یعنی پرانوں کے بارے میں لکھتے ہیں:۔
(۱) "وید ویاس کے نام پران کے گپوڑوں کی لیلا ہے۔" صفحہ ۳۲۳۔

(۳) "جو اٹھارہ پرانوں کے مصنف ویاس جی ہوتے تو ان میں اتنے گپوڑے نہ ہوتے" صفحہ ۴۲۹

(۴) "اسی لیے سب سے پرانی برہمن کتابوں ہی پر یہ سب باتیں صادق آسکتی ہیں ان بھید فرضی شری مد بھاگوت، شو پران وغیرہ بناوٹی یا غلط پر عیب کتابوں پر نہیں صادق آسکتیں" ۴۳۰

(۵) شو پران کی ایک کتھا پر تنقید کرتے ہوئے سوامی جی لکھتے ہیں:-

بھلا کوئی ان پرانوں کے بنانیوالوں سے پوچھے کہ جب ذرات اور پانچ مہابھوت (عناصر) ابھی نہیں تھے تو برہما، وشنو، مہادیو کے جسم پانی، کمل، لنگ، گائے اور کیتکی کا درخت اور راکھ کا گولا کیا تمہارے بابا کے گھر سے آگرے" صفحہ ۴۳۲

(۶) پھر سوامی جی بھاگوت پران کی کتھا پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے در افشانی کرتے ہیں:-

"بھلا ان پرلے درجہ کی جھوٹی باتوں کو وے اندھے پوپ (برہمن) اور باہر اندر کی پھوٹی آنکھوں والے اُن کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں۔ بڑے ہی تعجب کی بات ہے کہ یہ انسان ہیں یا اور کوئی!!! ان بھاگوت وغیرہ پرانوں کے بنانے والے پیدا ہوتے ہی کیوں نہ رحم میں ہی ضائع ہو گئے؟ یا پیدا ہونے کے وقت مر کیوں نہ گئے" صفحہ ۴۳۳ و ۴۳۴۔

(۷) "مارکنڈے پران اور بوپ دیو کی تصنیف کردہ بھاگوت پران کی گپوں کا نمونہ" صفحہ ۴۳۴

(۸) پھر مارکنڈے پران کی ایک کتھا کا ذکر کرتے ہوئے سوامی جی تحریر فرماتے ہیں:- "دیکھئے کیا ہی ناممکن کتھا کا گپوڑہ بھنگ کی لہر میں اُڑا دیا جسکا کوئی حد حساب نہیں" صفحہ ۴۳۵

(۹) پھر بھاگوت پران کی ایک کتھا نقل کر کے لکھتے ہیں:-

"ایسی بے سمجھی کی باتیں بے سمجھ کرتے سنتے اور مانتے ہیں۔ عالم نہیں" صفحہ ۴۳۷

(۱۰) "اس قسم کی جھوٹی باتوں کا گپوڑہ بھاگوت میں لکھا ہے کہ جسکا کچھ حد حساب نہیں" صفحہ ۴۳۸

(۱۱) "اسی طرح دیگر پرانوں کی بھی لیلا سمجھنی چاہیئے لیکن اُنیس بیس اکیس یعنی ایک دوسرے سے بڑھکر ہیں" صفحہ ۴۴۰

(۱۲) اس بھاگوت کے مصنف نے ناواجب من گھڑت عیب لگائے ہیں۔ دودھ

دہی، مکھن وغیرہ کی چوری کے الزام لگائے اور کبجا لونڈی سے بدفعلی کرنا۔ اور غیر عورتوں سے راس منڈل میں کھیل کرنا وغیرہ جھوٹے عیب شری کرشن جی پر لگائے ہیں۔" صفحہ ۳۴۴

(۱۳) سوامی جی گرڑ پران کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"(سوال) کیا گرڑ پران بھی جھوٹا ہے؟

(جواب) ہاں جھوٹا ہے۔" صفحہ ۳۴۵

(۱۴) پھر پرانوں کے ماننے والوں یعنی سناتن دھرمیوں کے متعلق سوامی جی حسب ذیل فتوے صادر فرماتے ہیں:۔

"ان (پرانوں) کا ماننا کسی عالم کا کام نہیں بلکہ انکو ماننا جہالت ہے۔" صفحہ ۴۱۵

(۱۵) ہندو مذہب کے مختلف فرقوں کے ساتھ سوامی جی نے جو سلوک کیا ہے وہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے:۔

(۱) وام مارگیوں کے متعلق سوامی جی کا بیان:۔

"جو دیکھشٹ یعنی کلال کے گھر میں جاکر بوتل پر بوتل چڑھا دے۔ رنڈیوں کے گھر میں جاکر ان سے بدفعلی کرکے سووے۔ جو اس قسم کے کام بے شرم بے خوف ہو کر کرے۔ وہی وام مارگیوں میں سب سے اعلیٰ شہنشاہ عالم کی مانند مانا جاتا ہے۔ یعنی جو بڑا بدچلن ہو وہی ان میں بڑا۔ جو اچھے کام کرے اور برے کاموں سے ڈرے وہی چھوٹا ہے۔" صفحہ ۳۷۱-۳۷۲۔

"کبھی کبھی کالی وغیرہ کے لیے کسی آدمی کو پکڑ مار ہوم کر کچھ کچھ اسکا گوشت کھاتے بھی ہیں۔ جو کوئی بھیروی چکر میں شامل ہو اور گوشت و شراب نہ کھائے پیئے تو اسکو مار اسکا ہوم کر دیتے ہیں۔ ان میں جو اگھوری ہوتا ہے وہ مردہ انسان کا بھی گوشت کھا لیتا ہے۔ اجری۔ وجری کرنے والے بول و براز بھی کھاتے پیتے ہیں۔" صفحہ ۳۷۵

(۲) چولی مارگی اور بیج مارگی ہندوؤں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"ایک چولی مارگی اور دوسرے بیج مارگی بھی ہوتے ہیں۔ چولی مارگ والے ایک پوشیدہ جگہ یا زمین پر ایک مقام بناتے ہیں۔ وہاں سب کی عورتیں اور مرد۔ لڑکا۔ لڑکی۔ بہن۔ ساس۔ بہو وغیرہ سب جمع ہوتی ہیں اور سب لوگ مل جلکر گوشت کھاتے شراب پیتے ہیں۔ سب لوگ

ایک عورت کو برہنہ کر اُسکے اندام نہانی کی پرستش کرتے اور اُسکا نام درگا دیوی رکھتے ہیں اور
سب عورتیں ایک مرد کو برہنہ کر اُسکے آلۂ تناسل کی پرستش کرتی ہیں۔ جب شراب پی کر مست
ہوجاتے ہیں۔ تب تمام عورتوں کی چھاتی کے لباس جسکو چولی کہتے ہیں ایک بڑے مٹی کے
برتن میں اکٹھے رکھدیتے ہیں۔ ایک ایک مرد اسمیں ہاتھ ڈالتا ہے۔ جسکے ہاتھ میں جسکا کپڑا
آوے۔ یعنی وہ کپڑے والی خواہ اسکی ماں، بہن، لڑکی اور بہو ہی کیوں نہ ہو۔ اس وقت کے
لیئے اُسکی عورت بن جاتی ہے۔ بدفعلی کرنے اور بہت نشہ چڑہنے کے باعث جوتے وغیرہ
سے باہم لڑتے بھڑتے ہیں۔ جب علی الصباح کچھ رات ہونے پر اپنے اپنے گھر کو چلے جاتے ہیں
تب ماں ماں۔ لڑکی لڑکی۔ بہن بہن اور بہو بہو ہوجاتی ہے۔ مادر یچ مارگی عورت
مرد کی مجامعت کے بعد پانی میں منی ڈال ملاکر پیتے ہیں۔ یہ پاجی ایسے کرموں کو نجات
کے ذریعے مانتے۔ اور علم، وچار، شرافت وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔"
صفحہ ۲۵۴۔

(۳) وشنو مت کے متعلق ان الفاظ میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں:۔

(سوال) وشنو تو اچھے ہیں؟

(جواب) کیا خاک اچھے ہیں جیسے وے (وام مارگی) ہیں ویسے یہ ہیں۔" صفحہ ۲۵۸
صاحب عقل دیکھ لیں کہ وشنو۔ اُنکے پیرو، اور نارائن تینوں چور منڈلی ہیں یا نہیں، اگرچہ
مت متانتروں کے معتقدوں میں کوئی شخص قدرے اچھا بھی ہوتا ہے۔ تاہم اس مت میں
رہکر بالکل اچھا نہیں ہوسکتا۔" صفحہ ۲۵۹

(۴) وشنو مت کے خاکی سادہوؤں کی کہانی سوامی جی کی زبانی:۔
"مگر کسی نے بیعقلی اور جہالت کی شکل نہ دیکھی ہو تو خاکی جی کا درشن کرے۔" صفحہ ۲۶۰
"یہ لوگ سوائے نشہ پینے، غفلت میں رہنے، اڑنے، کھانے، سونے، جھانج پیٹنے۔
گھنٹہ گھڑیال اور سنکھ بجانے، دہونی جگا رکھنے، نہانے دہونے، سب طرفوں میں
آوارہ گردی کرنیکے اور کچھ بھی اچھا کام نہیں کرتے۔ چاہے کوئی پتھر کو بھی پگھلا لے، لیکن ان
خاکیوں کی روحوں کو علم سکھانا مشکل ہے۔ کیونکہ اکثر یہ شودروں کی اولاد ہوتے یا مزدور

کسان، کمہار وغیرہ اپنی مزدوری چھوڑ کر صرف خاک رما کر بیراگی خاکی وغیرہ بن جاتے ہیں۔ انکو علم یا نیک صحبت وغیرہ کی عظمت نہیں معلوم ہو سکتی" صفحہ ۴۶۲۔

"یہ باہر سے تارک الدنیا اور اندر سے بڑے حریص ہوتے ہیں" صفحہ ۴۶۲۔

(۵) کبیر پنتھیوں کے متعلق سوامی جی کی رائے :-

سوامی جی کے نزدیک کبیر پنتھی بھی اچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ سوامی جی سوال جواب کی صورت میں لکھتے ہیں :-

"(سوال) کبیر پنتھی تو اچھے ہیں؟

(جواب) نہیں"

(۶) دادو پنتھ۔ رام سنہی پنتھ۔ گونڈا پنتھ۔ مادھو مت۔ لنگانکت مت۔ براہمو سماج اور پرارتھنا کاج کو بھی سوامی جی نے اچھا نہیں کہا بلکہ ان میں سے بعض پنتھوں کے متعلق نہایت نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔

(۷) ولبھ مت کے متعلق سوامی جی لکھتے ہیں :-

"یہ ولبھ مت بھی وام مارگیوں کی شاخ ہے۔ اسی لئے عورتوں کی صحبت گوسائیں لوگ عموماً کرتے ہیں" صفحہ ۴۷۱

"اور کوئی طریقہ عیبوں کے رفع کرنیکے لیے بغیر گوسائیں جی کے مت (ولبھ مت) کے نہیں ہے۔ اسی لیے بغیر سمرپن کئے کسی شئے کو گوسائیں جی کے چیلے نہ بھوگیں۔ اسی لیے انکے چیلے اپنی عورت۔ لڑکی۔ بہو اور دولت مال وغیرہ چیزوں کو بھی وقف کرتے ہیں۔ اور سمرپن (وقف) کا اصول یہ ہے کہ جبتک گوسائیں جی کی چرن سیوا میں سمرپت نہو تب تک اُس کا خاوند اپنی بیوی کو نہ چھوئے۔ اس لیئے گوسائیں کے چیلے سمرپن کرکے پھر اپنی اپنی شئے کا بھوگ کریں۔ کیونکہ مالک کے بھوگ کر لینے پر سمرپن نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اول سب کاموں میں سب اشیا کو سمرپن کریں۔ اول عورت وغیرہ گوسائیں جی کے سمرپن کر کے پھر حاصل کریں۔ ویسے ہی ہر جی کے تمام اشیا سمرپن کر کے پھر حاصل کریں" صفحہ ۴۷۳

"اور دیکھئے! یہ گوسائیں لوگ اپنے سمپردا (فرقہ) کو "پشٹی" مارگ کہتے ہیں یعنی کھانے

پینے، تر و تازہ ہونے اور سب عورتوں سے حسب خواہش عیش و عشرت یا صحبت کرنے کا پشٹی مارگ نام ہے۔" صفحہ ۴۸۴

"وہاں سب عورتیں گوسائیں جی کے پاؤں چھوتی ہیں۔ جسکو گوسائیں جی کا من چاہے یا جسپر عنایت ہو۔ اُسکی اُنگلی پاؤں سے دبا دیتے ہیں۔ وہ عورت اور اُسکے خاوند وغیرہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اور اُس عورت کو خاوند وغیرہ سب کہتے ہیں کہ تو گوسائیں جی کی خدمت گزاری کے لیئے جا۔ اور جہاں کہیں اُس کے خاوند وغیرہ خوش نہیں ہوتے وہاں دُوتی اور کٹنیوں سے مطلب براری کرا لیتے ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے کام کرنے والے ان کے مندروں میں اور اُن کے نزدیک بہت سے رہا کرتے ہیں۔" صفحہ ۴۸۷

(۸) سوامی نارائن مت کے متعلق سوامی جی کی رائے:۔

"جیسی گوسائیں جی کی دھن لوٹنے وغیرہ کی عجیب لیلا ہے ویسی ہی سوامی نارائن کی بھی ہے۔" صفحہ ۴۸۹۔

"لوگوں کے سامنے اُن کے سادھو عورتوں کا مُنہ نہیں دیکھتے لیکن درپردہ نہ معلوم کیا لیلا ہوتی ہوگی؟ یہ بات سب جگہ معلوم ہوئی ہے کہیں کہیں سادھوؤں کی زناکاری وغیرہ کی لیلا ظاہر ہو گئی ہے۔ اور اُنمیں جو بزرگ ہوتے ہیں۔ وے جب مرتے ہیں۔ تب اُنکو پوشیدہ کنوئیں میں پھینک کر مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں مہاراج جسم سمیت بیکنٹھ میں گئے۔" صفحہ ۴۸۲

(۷) چارواک، بودھ، جین دھرم کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جب ان پوپوں کی ایسی بدفعلیاں دیکھیں۔ اور مُردے کا ترپن شرادھ ہوتے دیکھا تو ایک سخت خوفناک وید وغیرہ شاستروں کی مذمت کرنیوالا بودھ یا جین مت رائج ہوا۔

سُنتے ہیں کہ اسی ملک میں گورکھپور کا ایک راجہ تھا۔ اس سے پوپوں نے یگیہ کرایا۔ اسکی پیاری رانی کا سماگم گھوڑے کیساتھ کرانیسے اسکے مرجانے پر۔ بعد ازاں دنیا چھوڑ کر اپنے لڑکے کو سلطنت سونپ سادھو ہو کر پوپوں کی قلعی کھولنے لگا اسی کی شاخ کے طور پر چارواک اور ابھانک مت بھی ہوا تھا۔"

اب ناستک (ایشور کی ہستی سے منکر) متوں میں سے چارواک بودھ اور جین مت کے کھنڈن

مشن (ترمید و تائید) کا مضمون تحریر کرتے ہیں" صفحہ ۵۱۴

"اُنھوں (بدھوں) نے کس صفحہ اپنی اودیا (بیعلمی) کی ترقی کی ہو! اسکی نظیر انکے سوائے دوسری مذہب میں نہیں ملسکتی" صفحہ ۵۴۰

"تمہارے (جینی) تیرتھنکروں کو پورا علم نہ تھا۔ اگر انکو کامل علم ہوتا تو ایسی ناممکن باتیں کیوں لکھتے" صفحہ ۵۴۵

"جینیوں کی بیہودہ فلاسفی" صفحہ ۵۴۵

"جب وہ (جینی) اور اُنکے تیرتھنکر سب ہی علم سے بے بہرہ ہیں تو پھر عالموں کی تعظیم وتکریم کسطرح کریں" صفحہ ۵۵۵

"اِس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انکے آچاریہ خود غرض تھے۔ عالم کامل نہ تھے۔ پس اگر وہ سب کی مذمت نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا اور نہ اُنکا مطلب پورا ہوتا" صفحہ ۵۵۷۔

"جینیوں کی بدخواہی اور کمینہ پن دیکھو" صفحہ ۵۶۱۔

"کیوں نہ ہو اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے تو ایسی باتیں کیوں مان بیٹھتے۔ جس طرح بازاری عورت اپنے سوائے اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اسیطرح یہ بات بھی دکھلائی دیتی ہے" صفحہ ۵۶۶۔

"بھلا کوئی عقلمند آدمی سوچے کہ ان کے سادھو رشتی اور تیرتھنکر جن میں بہت سے بیوا گامی (رنڈی باز) اور پر استری گامی (زانی) چور وغیرہ تھے۔ وہ جین مذہب والے سب لوگ تو سورگ اور مکتی کو گئے اور سری کرشن وغیرہ بڑے دھارمک مہاتما سب نرک کو گئے" صفحہ ۵۷۸۔

"اب دیکھو۔ مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور وہموں کی جڑ یہی جین مذہب ہے" صفحہ ۵۷۲

"الغرض یہ لوگ (جینی) اپنے مذہب کی کتابوں۔ مقولوں۔ اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی بڑائیاں مارتے ہیں کہ گویا جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں" صفحہ ۵۶۵

(۸) سکھ مذہب کے متعلق جو کچھ سوامی جی نے لکھا ہے اُسکا کچھ حصہ اسجگہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"دیگر ان (بابا صاحب) کے پیچھے انکے لڑکے سے اُداسی سادھوؤں کا سلسلہ جاری ہوا اور رامداس وغیرہ سے نرملے سادھوؤں کا۔ کتنے ہی گدی والوں نے اپنی عبارت بنا کر گرنتھ میں ملا دی ہے" صفحہ ۵۴۹

"اُنھوں (گرو گوبند سنگھ جی) نے ایک برہمن سے (جون کا عمل) کرایا۔ مشہور کیا کہ مجکو دیوی نے وَر دیا اور تلوار دی ہے کہ تم مسلمانوں سے لڑو۔ تمہاری فتح ہوگی۔ بہت سے لوگ اُنکے ساتھی ہوگئے

اور انہوں نے جیسے وام مارگیوں نے "پنچ مکار"۔ چکر انکتوں نے "پنچ سنسکار" جاری کیئے تھے۔ ویسے "پنچ ککار" جاری کیئے۔" صفحہ ۶۵۴۔

"سکھ بت پرستی تو نہیں کرتے۔ لیکن اس سے بڑھکر گرنتھ کی پرستش کرتے ہیں۔ کیا یہ بت پرستی نہیں ہے؟ کسی بیجان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اسکی پرستش کرنی تمام بت پرستی ہے جیسے مورتی (بت) والوں نے اپنی دکان جماکر روزی کی صورت نکالی ہے۔ ویسے ان لوگوں نے بھی کرلی ہے۔ جیسے پجاری لوگ بت کا درشن کراتے ہیں اور نذریں لیتے ہیں۔ ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ کی پرستش کرتے کراتے بھینٹ بھی لیتے ہیں" صفحہ ۶۶۴

(حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے اس کا ذکر آگے چلکر کیا جائے گا)

(۹) اسکے بعد سوامی جی سب ہندو فرقوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"جس طرح جیسے دکاندار یا بیسوا اور بھڑوا وغیرہ اپنی اپنی چیز کی بڑائی، اور دوسرے کی برائی کرتے ہیں۔ اسی طرح کے انکو جانو" صفحہ ۳۷۹۔

(۱۰) ہندو مذہب کے مختلف بزرگوں کے متعلق جن خیالات کا اظہار سوامی جی نے کیا ہے وہ ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) ویشنو مت کے بانی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد ویشنو مت کا آغاز ہوا۔ ایک شٹھ کوپ نامی کنجر قوم میں پیدا ہوا تھا۔ اس سے تھوڑا سا پھیلا۔ اسکے پیچھے منی واہن بھنگی خاندان میں پیدا شدہ اور تیسرا یادنا چاریہ یون (مسلمان) خاندان میں پیدا شدہ آچاریہ ہوا" صفحہ ۳۹۴۔

(۲) بھگت کبیر صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"کیا کبیر صاحب بھنگا تھا یا غنچہ جو پھولوں سے پیدا ہوا؟ اور آخرش پھول ہو گیا۔ یہاں جو یہ بات سنی جاتی ہے وہی سچی ہوگی کہ کوئی جولاہا کاشی میں رہتا تھا۔ اسکے بال بچے نہیں تھے۔ ایک دفعہ تھوڑی سی رات تھی ایک کوچہ میں جا رہا تھا تو دیکھا کہ سڑک کے کنارے ایک ٹوکری میں پھولوں کے اندر اسی رات کا پیدا شدہ بچہ تھا۔ وہ اسکو اٹھا لیگیا۔ اپنی عورت کو دیا۔ اسنے پرورش کی۔ جب وہ بڑا ہوا۔ تب جولاہے کا کام کرتا تھا۔ کسی پنڈت کے پاس سنسکرت پڑھنے کیلئے گیا۔ اسنے اسکی بے عزتی کی۔ کہا کہ ہم جولاہے کو نہیں پڑھاتے اسی طرح کئی پنڈتوں کے پاس گیا۔ لیکن کسی نے نہ پڑھایا۔ تب اوٹ پٹانگ بھاشا بنا کر جولاہے وغیرہ نیچ لوگوں کو سمجھانے لگا۔ تنبورے لیکر گاتا تھا۔ بھجن بناتا تھا۔ خاصکر پنڈت شاستر۔ ویدوں کی مذمت کیا کرتا تھا۔ کچھ جاہل لوگ اس کے دام میں پھنس گئے۔ جب مر گیا۔ تب لوگوں نے اسکو صاحب قدرت سدھ بنایا" ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۶۳۔

(۳) رام سنہی پنتھ کے بانی سوامی رام چرن جی کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۴۶۴ پر لکھتے ہیں:۔

"رام چرن وغیرہ کی تصنیفات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گنوار ایک سیدھا سادہ آدمی تھا۔ وہ کچھ پڑھا نہیں تھا۔ ورنہ ایسی گپڑ چوتھ کیوں لکھتا"

"اس (سوامی رام چرن جی) کا بھی حال ایسا سنا ہے کہ وہ جے پور کا بنیا تھا۔ اسنے دانترا گاؤں میں ایک سادھو سے بھیس لیا اور اسکو گرو کیا۔ اور شاہ پور میں آکر کی جمائی۔ سادہ لوح آدمیوں میں

پاکھنڈ کی جڑ جلد قائم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قائم ہو گئی۔" صفحہ ۴۶۸۔

(۴) رام سنیہی پنتھ کے ایک دوسرے فرقے سرگروہ کے متعلق سوامی جی لکھتے ہیں:۔

"ایک شخص رام داس نامی ذات کا "دھیڑ" (بھنگی) بڑا چالاک تھا۔ اسکی دو بیویاں تھیں۔ وہ پہلے بہت دن تک "اوگھڑ" ہو کر کتوں کے ساتھ کھاتا رہا۔ پھر رامی کونڈا پنتھی بنا۔ بعد ازاں "رام دیو" کا کامڑیا بنا۔ اپنی بیویوں کے ساتھ گاتا تھا۔" صفحہ ۴۶۸۔

(۵) ولبھ مت کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"کیا کرشن گوپیوں ہی کو پیارے تھے۔ دوسروں کو نہیں؟ عورتوں کا پیارا وہ ہوتا ہے جو ستری یعنی شہوت پرستی میں پھنسا ہو۔ کیا سری کرشن جی ایسے تھے؟" صفحہ ۴۷۱

"کیا سری کرشن کی کروڑہا عورتوں سے بال بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ہوتے ہیں تو لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں؟ یا لڑکے لڑکیاں ملے جلے۔ اگر کہو کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں تو اُن کی بیاہ شادی کن کے ساتھ ہوتی ہوگی۔ کیونکہ وہاں بغیر سری کرشن کے دوسرا کوئی مرد نہیں ہے۔ اگر کوئی دوسرا ہے تو تمہارا دعوےٰ باطل ہوا۔ اگر کہو کہ لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں تو بھی یہی نقص عائد ہوگا یعنی اُنکی بیاہ شادیاں کہاں اور کن کے ساتھ ہوتی ہیں؟ یا گھر کے گھر ہی میں گٹ پٹ کر لیتے ہیں یا دیگر کسی کی لڑکیاں یا لڑکے ہیں۔" صفحہ ۴۷۵۔

(۶) حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق جنکو تمام مسلمان، سکھ، اور ہندو عزت و تعظیم کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ سوامی جی یوں لکھتے ہیں:۔

"نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی۔ ہاں زبان اُس ملک کی جو کہ گاؤں کی ہے اُسکو جانتے تھے۔ وید آدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ اگر جانتے ہوتے تو "نربھے" لفظ کو "نربھو" کیوں لکھتے؟ اور اسکی مثال اُنکا بنایا سنسکرتی ستوتر ہے۔ چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے؟ ہاں اُن گنواروں کے سامنے کہ جنھوں نے سنسکرت [کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرت ستوتر بنا کر سنسکرت] کے بھی پنڈت بن گئے ہونگے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ اُن کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے۔ اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا جب کچھ خود پسندی بھی تو عزت و شہرت کے لیے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔" صفحہ ۴۴۴

"نانک جی کی زندگی میں اُن کا فرقہ بہت نہیں بڑھا۔ یعنی بہت سے چیلے نہیں ہوئے تھے۔ کیونکہ جاہلوں میں یہ طریق ہے کہ مرنے کے بعد اُن کو سدھ (صاحب قدرت) بنا لیتے ہیں۔" صفحہ ۴۴۴

کیا سوامی جی کی ایسی فتنہ انگیز تحریرات کی موجودگی میں کوئی آریہ اپنی ضمیر کا خون کیے بغیر کہہ سکتا ہے کہ مہاتما گاندھی جی نے سوامی دیانند، آریہ سماج اور ستیارتھ پرکاش کے متعلق جن خیالات کا اظہار

کیا ہے۔ وہ غلط ہیں۔ جب سوامی جی کا اپنوں کے ساتھ یہ سلوک ہے تو پھر اسی سے اندازہ لگایا
جاسکتا ہے کہ انھوں نے اسلام اور عیسائیت کے خلاف کیا کچھ زہر نہ اگلا ہوگا۔
اغلباً انہی تحریرات کی بناپر مہاتما جی نے لکھا ہے کہ ستیارتھ پرکاش ایک مایوس کن کتاب ہے
مہاتما جی پر ہی کیا موقوف ہے۔ ہر ایک انصاف پسند ہندو جو ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کرتا ہے اسی
نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش ایک مایوس کن کتاب ہے کیونکہ اسمیں دیگر مذاہب کے بزرگوں کو نہایت
غیر مہذبانہ الفاظ میں یاد کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسٹر پرکاش لال ایڈیٹر "براہمو پرچارک" لاہور اپنے اخبار
مورخہ ۱۰۔ جون ۱۹۲۳ء میں۔

"سوامی دیانند و براہمو سماج"

کے عنوان کے ماتحت رقمطراز ہیں کہ:-

ہمارے آریہ سماجی بھائی براہمو سماج پر اکثر یہ الزام لگاتے ہیں کہ براہمو لوگ دیگر ممالک و مذاہب
کے نبیوں و پیغمبروں کی تو تعظیم کرتے ہیں۔ اور انکے سامنے سر جھکاتے ہیں لیکن سوامی دیانند کے
گنوں کا کبھی گائن نہیں کرتے۔ اسکے جواب میں ہم یہی کہنا چاہتے کہ سوامی جی کو پیغمبر یا نبی کہنے کے
لیے کافی وجوہات نہیں۔ ہم انہیں موجودہ زمانے کا بھارت کا سپوت، ہندو دھرم کا زبردست ریفارمر
نیک و پاک شخصیت رکھنے والا ضرور خیال کرتے ہیں۔ اور مورتی پوجا کے خلاف جو جہاد انھوں نے
کیا ہم اسکے سچے مداح ہیں۔ ان کا برہمچریہ ان کا اُتساہ قابل تعریف ہیں۔ لیکن باوجود ان سب
اوصاف کے نہ انہیں رشیوں جیسا براہمو درشن ہوا تھا۔ اور نہ ہی وہ بڑے بھاری اشور
بھگت خیال کیے جانے چاہئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ "ستیارتھ پرکاش" میں ویدوں کی
مہانتا بتلانے کی غرض سے دیگر مذاہب کو نیچا ثابت کرنے کی جو کوشش کی گئی
ہے۔ اور دیگر مذاہب کے بزرگوں کو جن الفاظ میں یاد کیا گیا ہے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ
ان کا من ابھی تک روحانی دھن سے مالا مال نہیں ہوا۔ ہماری رائے میں کسی دھارمک شخص
کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ کسی بزرگ و مہان شخصیت پر حملہ کرے۔ یا اس کی کمزوریوں کا
ذکر کرکے ان کا مخول اڑائے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ شخص کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھنا دھارمک
شخص کے لیے شایاں نہیں۔ بدھ، مسیح، محمد، نانک میں سے کسی نے کبھی کسی
دوسرے بزرگ کی کمزوریوں کا ذکر تک نہیں کیا۔

یہ تو ہوا براہمو سماج کا فیصلہ۔ اب ذرا دیوسماجیوں کا فیصلہ بھی سُنیے۔ مشہور دیوسماجی پنڈت
دیورتن صاحب اپنی کتاب "دیانند چرت حصہ اول" میں آریہ سماج اور سوامی دیانند کے متعلق لکھتے ہیں
"آریہ سماج اگرچہ باہر سے مذہب کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ مگر اندر سے وہ در اصل مذہبی سوسائٹی
ہرگز نہیں ہے" صفحہ ۱۔
"اسمیں کچھ شک نہیں کہ سچے معنوں میں آریہ سماج کبھی بھی مذہبی سوسائٹی نہ تھی" صفحہ ۲

آریہ سماج کے بانی نے آپ لکھکر اپنے جو حالات مشتہر کیے ہیں اور اُنکے سوائے اپنی جو تصنیف کردہ کتب چھاپی ہیں انہیں غور سے پڑھو۔ پھر اُنکے کئی پیروؤں نے جو اُنکے جیون چرت لکھے ہیں۔ انہیں مطالعہ کرو اور پھر ویدِ سماج کے مختلف انگریزی اور اُردو ٹریکٹوں میں اُنکے متعلق جسقدر کامل شہادتوں کی بنا پر مختلف حالات مشتہر ہو چکے ہیں اُنہیں بھی معلوم کرو۔ اور اِن سب کے سوائے بعض اور معتبر شخصوں کی تحریروں کو دیکھو اور پھر اگر تم متعصب شخص نہیں ہو اور اپنے دل کو آریہ سماج کے ہاتھوں میں فروخت نہیں کر چکے ہو تو تم اس نتیجہ پر پہنچنے کے بنا ہرگز نہیں رہ سکتے۔ کہ آریہ سماج کا بانی ایک بہت بڑا جھوٹا مکار۔ اور ضدی اور شہرت پرست آدمی تھا۔ اور آریہ سماج جیسی ظاہر میں مذہبی سوسائٹی کہلانے والی۔ مگر درحقیقت سچے دہرم اور اخلاق کو نشٹ کرنے والی۔ اور درپردہ ملک کے لیئے خطرناک پولیٹکل مقصد رکھنے والی سوسائٹی کے لیئے جیسے بانی کی ضرورت تھی اُسکے وہ ٹھیک شایاں تھا۔" صفحہ ۵۔

اب رہا آریوں کا تنگ نظر اور جھگڑالو ہونا سو وہ تو اسی بات سے ثابت ہو کہ وہ بجائے اسکے کہ مہاتما جی کے خیالات کی اگر وہ درحقیقت خلاف واقعہ تھے۔ کوئی مدلل تردید کرتے۔ انہوں نے اُنکی شان میں نازیبا الفاظ کا استعمال شروع کر دیا۔ اور کہیں قرآن و بائیبل پر حملے کر دیئے اور کہیں مہاتما گاندھی کے خلاف رزولیوشن پاس کرنیکا کھیل شروع کیا۔ بھلا ان عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ سوال تو ستیارتھ پرکاش کے متعلق ہے آپ قرآن شریف اور بائیبل کیطرف کاہے کو دوڑے۔ یہی تو مہاتما جی نے لکھا ہے کہ آریہ سماجی اپدیشک کو اتنی خوشی کبھی نہیں ہوتی جتنی کہ دیگر مذاہب کی بدگوئی کرنیکے وقت ہوتی ہو۔" جسکو آریہ سماجی اپنے عمل سے سچ ثابت کر رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہو کہ مہاتما جی نے جو کچھ لکھا ہو وہ سچائی پر مبنی ہے اور آریہ سماجیوں کے پاس اسکا کچھ جواب نہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ وہ کوئی معقول جواب پیش نہ کریں۔ خصوصاً اسصورت میں جبکہ مہاتما جی نے صاف طور پر اعلان کر دیا ہے۔

"میں نے جو کچھ لکھا وہ پوری سوچ وچار کا نتیجہ تھا۔ لیکن اگر کوئی آریہ سماجی مجھے یقین دلا سکتا ہو کہ کسی ایک امر میں بھی میں نے غلطی کی ہے تو میں خوشی کیساتھ اپنی غلطی کو قبول کرونگا اور معافی مانگتے ہوئے اپنے بیان کو واپس لیلوں گا۔"

اگر اب بھی آریہ سماجی مہاتما جی کے بیان کی کوئی معقول تردید نہ کریں اور محض شور و شر اور بیجا چیخ و پکار سے کام لیکر اپنی فطرت اور عادت کا ثبوت دیتے رہیں تو پبلک سمجھ لیگی کہ دراصل آریہ سماجی مہاتما جی کے بیان کی تردید کرنے سے قاصر ہیں اور محض بیجا شور و شر سے مہاتما جی کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ مگر۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

آخر میں میں اپنے آریہ دوستوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ اگر وہ فی الحقیقت خواہشمند ہیں کہ ہندوستان کی مختلف اقوام اُنکے ساتھ اتحاد و اتفاق سے رہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی لڑائی عادت کی اصلاح کریں اور "ستیارتھ پرکاش" میں سے اُن حصص کو خارج کر دیں جنمیں دیگر مذاہب کے بزرگوں کے متعلق توہین آمیز الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں اسمیں تو شک نہیں کہ میرے آریہ سماجی بھائی مہاتما جی کے بیان کو ہرگز کبھی پسند نہ کرینگے کیونکہ سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے لیکن ملکی اور قومی ترقی تبھی ہو سکتی ہے جب ہم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور اُنکی اصلاح کریں۔ امید ہو کہ آریہ سماجی بھائی ان کمزوریوں کو جن کا ذکر مہاتما جی نے کیا ہے۔ دور کرنے کا کچھ اُپائے سوچینگے۔ اوم شانتی۔

آریہ سماج کا سچا خیر خواہ **سردار خاں مسلم مشنری** احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور